صَلُّوا عَلَيهِ وَسَلِّمُوا تَسلِيمًا

قصیدہ بردہ شریف

مُترجم

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

سببِ تنظیم و وجہ تسمیہ قصیدۂ بُردہ شریف

شیخ الاسلام حضرت شیخ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حمّاد البوصیری[1] ناظمِ قصیدہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ مرضِ فالج میں مبتلا ہوئے جس سے ان کا نصف بدن بالکل بے حس و معطل ہو گیا۔ متعدد حاذق اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق یہ روز بروز نحیف و کمزور ہوتے چلے گئے اور اپنی صحت و تندرستی کے عود سے بالکل مایوس متفکر و غمگین رہتے اور جنابِ باری میں دعا کرتے۔ اس کارسازِ حقیقی و مسبب الاسباب نے ان کے دل میں یہ القاء کیا کہ رسالتمآب کی نعت و مدح میں ایک قصیدہ نظم کریں چنانچہ انہوں نے یہ قصیدہ نظم کیا۔ بعد تکمیل ایک شب خواب میں دیکھا کہ وہ یہ قصیدہ دربارِ رسالت میں پڑھ رہے ہیں اور حضورؐ اسکی سماعت سے نہایت محظوظ ہو رہے ہیں جب وہ اس بیت "كَمْ اَبْرَأَتْ الخ" صفحہ ۲۰ پر پہنچے تو حضورِ اقدس صلعم نے اپنا دستِ مبارک شیخ بوصیری کے تمام جسم پر پھیرا اور صلے میں ایک بردِ یمانی (یمنی چادر) عطا فرمائی جب وہ بیدار ہوئے تو خود کو بالکل صحیح و تندرست اور ایسا پایا جیسے کہ انہیں کوئی مرض ہی لاحق نہ ہوا تھا اور آپ کے جسم پر فی الواقع وہ مبارک چادر موجود تھی جو شب کو عطا فرمائی گئی تھی۔ اس پر شیخ بارگاہِ خداوندی میں شکرانہ بجالائے۔

صبح کسی ضرورت سے شیخ بوصیریؒ بازار تشریف لے جا رہے تھے راہ میں انہیں ایک بزرگ ملے اور نقلِ قصیدہ کی اجازت چاہی۔ شیخؒ نے جواب میں کہا کہ میں نے تو حضورؐ کی مدح میں متعدد قصائد لکھے ہیں آپ کونسے قصیدہ کی نقل چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس کی جس کی ابتدا اَمِنْ تَذَكُّرِ الخ سے ہوتی ہے۔ شیخؒ نے کہا میرے اس قصیدہ کی کسی کو اطلاع نہیں آپ کو کیسے علم ہو گیا۔ ان بزرگ نے رات کے خواب کا واقعہ من و عن بیان کیا اور یہ فرمایا کہ میں بھی اس وقت بارگاہِ رسالت میں موجود تھا چنانچہ شیخؒ نے انہیں اس قصیدہ کی نقل دے دی

شدہ شدہ یہ خبر ملک طاہر کے وزیر شیخ بہاؤ الدین کو پہنچی وہ نہایت حسنِ عقیدت سے سر و پا برہنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس قصیدہ کو سُنا اور اسے نہایت احترام سے اپنے سر پر رکھ کر طالبِ برکت ہوا۔ و نیز سعد الدین فاروقی[2] جو وزیرِ مذکور کے نائب تھے اندھے ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک شب خواب میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت کی اور حضورؐ کو یہ ارشاد فرماتے سنا

[1] بوصیر مضافاتِ مصر کا ایک قریہ ہے جو ناظمِ قصیدہ کا وطن ہے۔ [2] بعض نسخوں میں ان کا نام شرف الدین فارنالی لکھا ہے۔

کہ وزیر سے قصیدہ بردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر مَل لو، اس کی برکت سے خداوند قدوس تمہیں بینا فرما دے گا، چنانچہ انہوں نے بتعمیلِ ارشادِ نبویؐ صبح وزیر موصوف سے قصیدہ لے کر اپنی آنکھوں سے مَل لیا اور فوری بینا ہو گئے، حضورؐ کے ناظمِ قصیدہ کو بردِ یمانی عطا فرمانے اور زبان فیض ترجمان سے قصیدہ ہٰذا کو "قصیدہ بُردہ" سے موسوم کرنے کی وجہ سے اس کا نام قصیدہ بردہ پڑ گیا۔ ان مندرجہ برکات و اثرات کے علاوہ قصیدہ ہذا کے تاحال جو برکات و اثرات پڑھنے سننے والوں پر مرتب ہوتے رہے ہیں وہ حد و حصر سے باہر ہیں۔ ان کے منجملہ قصیدہ اور اس کے منتخب اشعار کے چند برکات جو اسے بحیثیت وظیفہ و معمول پڑھنے والے بزرگوں سے منقول ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

یہ قصیدہ لکھ کر جس مکان یا مال و متاع میں رکھا جائے اس میں چوری نہ ہو اور ہر طرح کی ہلاکت سے محفوظ رہے۔ اس کا پڑھنا قضاءِ حاجات اور حلِ مشکلات کے لئے بیحد نافع و مجرب ہے اس کو حسنِ عقیدت سے پڑھ کر جو دعا کی جائے گی انشاء اللہ مستجاب و مقبول ہو گی۔

شیخ ابراہیم باجوریؒ نے اس قصیدہ کی شرح عربی میں بعض ابیات کے جو فوائد و تاثیرات بیان کی ہیں وہ مختصراً درج ذیل ہیں:۔

(۱) اَمِنْ تَذَكُّرِ۔ اَمْ هَبَّتِ۔ صفحہ ۲۔ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو بہت جلد عربی زبان سیکھ لیں گے۔

(۲) نَعَمْ سَرٰى۔ صفحہ ۳ جو شخص بعد نماز عشاء پڑھ کر سو جائے تو خواب میں رسول مقبولؐ کی زیارت نصیب ہو گی۔

(۳) مُحَمَّدٌ۔ هُوَ الْحَبِيبُ۔ صفحہ ۹۔ جو شخص ان ابیات کی مواظبت کرے گا مصائب و آفات سے محفوظ رہے گا۔ جو مبتلائے مصائب پڑھے اور رسول اللہؐ کا توسل اختیار کرے مصائب فوری رفع ہو جائیں گے۔

(۴) دَعَا اِلَى اللّٰهِ صفحہ ۹۔ ہر نماز کے بعد یہ شعر برائے حفظِ ایمان و امان دس مرتبہ پڑھے اور شروع میں یہ درود پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ

(۵) "فَاقَ النَّبِيِّيْنَ" سے "لَوْ نَاسَبَتْ" تک صفحہ ۱۰، ۱۱۔ ان ابیات کا دشمنانِ دین سے جہاد اور بحث و مناظرہ کے وقت قوتِ قلب اور شدت و غلبہ کے لئے پڑھنا بے حد مفید ہے۔

(۶) لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ، فَذَاكَ حِيْنَ صفحہ ۱۹۔ یہ ابیات امراض سینہ کے لئے بے حد مفید ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوری سکوری پر لکھ کر اسے جوشاندۂ سوس (ملیٹھی) سے دھو کر پئیں انشاءاللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔

(۷) تَبَارَكَ اللّٰهُ۔ كَمْ اَبْرَأَتْ صفحہ ۱۹، ۲۰۔ یہ شعر صرع (مرگی) اور فالج و دیگر امراض کے لئے اکسیر ہیں (مصروع) مرگی زدہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ان ابیات کو لکھے و نیز نیلے کپڑے پر لکھ کر اس کا فتیلہ بنائے اور اس کو جلا کر مصروع کی ناک میں دھواں دے فوری ہوش آجائیگا اور صحت حاصل ہوگی۔ ہوش آنے کے بعد آنکھوں کے درمیان لکھا ہؤا مٹا دیا جائے۔ انشاءاللہ مرگی دُور ہوجائے گی اور دوبارہ یہ مرض نہ ہوگا۔ اگر ہو تو یہ ابیات قرآن کی کسی آیت کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں تو عجائب نظر آئیں۔ اور فالج زدہ ان ابیات کو لکھ کر اسکے جسم پر ملیں اور پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھ جسم پر ملیں تو انشاءاللہ صحت کلّی حاصل ہو جیساکہ رسول مقبولؐ نے ناظم قصیدہ کے ساتھ کیا۔ اور تندرست آدمی بھی پڑھ کر اپنے ہاتھ جسم سے مل لے تو انشاءاللہ فالج سے محفوظ رہے۔

(۸) كَمْ جَدَّلَتْ۔ كَفَاكَ صفحہ ۳۱۔ ان ابیات کا تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے تو ان کا حافظہ تیز اور فہم زیادہ ہو وہ آسیب اور تمام اثرات و امراض سے محفوظ رہیں۔

(۹) "خَدَمْتُهُ سے وَلَمْ اُرِدْ" تک صفحہ ۳۲ تا ۳۴ (نویں فصل) ان ابیات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر دھو کر سانپ بچھو اور کوئی دوسرا زہریلا جانور کاٹے تو اس کو پلائیں انشاءاللہ زہر فوراً اتر جائے اور اس کا اثر زائل ہوجائے

(۱۰) يَا اَكْرَمَ سے "فَاِنَّ مِنْ" تک صفحہ ۳۴ و ۳۵ پڑھ کر جس مقصد کے لئے بتوسل حضورؐ دعا کرے قبول ہوگی۔

اس کے علاوہ دیگر ابیات کے فوائد و برکات بھی ہیں لیکن اس مختصر سی کتاب میں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ غرضیکہ حسن عقیدت سے بپاس آداب بشرطِ طہارت اس قصیدہ کا پڑھنا بے حد نافع اور مستجاب و مقبول ہے جس کی دلیل اور شہادت اسی ایک بات سے ملتی ہے کہ مدح رسول میں صحابہ و تابعین کے تمام قصائد سے کہیں زیادہ یہ قصیدہ بے حد مقبول اور شہرۂ آفاق ہے اور تمام ممالک عرب و عجم میں بکثرت پڑھا جاتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قاری و سامع کو اور اس ناچیز کو اس کی برکتوں اور فوائد سے فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

دعاگو و طالب دعا

عنایت اللہ مینیجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمیٹڈ



یہ دُرُود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریف کے رُو بقبلہ ہو کر سترہ سترہ مرتبہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اسکی اولاد اور اصحاب پر اور برکت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِي الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

سب تعریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقِدَمٖ

پھر درود ہو اوپر اُس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٍ

کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آگئی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کئے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمِ

اور تیرے دل کو کیا ہوا اُسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَّا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَمُضْطَرِمٍ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

ورد یوم الجمعۃ

ذی سلم ایک مقام
...م ہے درمیان مکہ معظمہ
...نورہ کے حاصل اس
...آئندہ کا یہ ہے کہ ناظم
...کو خطاب کرتے ہیں کہ
...عاشق زار تیرا رونا
...سوں ہے، جو تیری آنکھوں
...خون آلودہ آنسو ٹپکتے
...۔ کیا ان قدیم
...توں کی یادگاری ہے
...جو مقام ذی سلم میں
...ں ہوا کے چلنے اور
...ں کے چمک کے باعث
...ہے جو اندھیری
...میں تیرے حبیب
...شہر کی جانب سے
...ہو کر تجھے بے قرار
...ں ہیں۔
یعنی اگر تیرے
...نے کا سبب امور
...نہیں پھر تیری
...وں اور دل کو کیا
...کہ قابو سے نکل گئے
...ری نصیحت نہیں سنتے
حاصل یہ ہے کہ
...ق کا یہ خیال کرنا
...محال ہے کہ میرا
...غیروں سے پوشیدہ
...ل یہ کہ آنکھوں سے آنسو
...ں اور دل تڑپتا ہو
...کر چھپ سکتا ہے ۱۲

لَوْلَا الْھَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَّلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَھِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کر سکتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِہٖ عَلَیْکَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَۃٍ وَّضَنًی

اور ثابت کر دیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِّثْلَ الْبَھَارِ عَلٰی خَدَّیْکَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سُرخ کے

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

یَا لَآئِمِیْ فِی الْھَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَۃً

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِّنِّیْ اِلَیْکَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

۱ حاصل اس کا
اور ما بعد کا یہ ہے
کہ آنسو اور لاغری جب
تیرے عشق پر گواہی
دے چکے اور دو خط
کہ گل بابونہ اور گلنار
کے مشابہ تیرے
رخساروں پر کھینچ دیے
تو اب عشق سے انکار
کرنا محض بے کار ہے ۱۲
۲ یہ بیت الحاقی
ہے ۱۲
۳ جب سائل
نے راستے انکار
کے بند کر دیے
لاچار عاشق نے
عشق کا اقرار
کیا اور کہا ہاں سچ
ہے ۱۲

عَدَتْكَ حَالِىْ لَا سِرِّىْ بِمُسْتَتِرٍ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِىْ بِمُنْحَسِمِ

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مَحَّضْتَنِى النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ اَسْمَعُهُ

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر مَیں کب سُنتا ہُوں

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِىْ صَمَمِ

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

اِنِّى اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِىْ عَذَلِىْ

مَیں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جُھوٹ جانا مُلامت کرنے میں

وَالشَّيْبُ اَبْعَدُ فِىْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے سچّا نصیحت گر ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

یہ فصل دوسری ہے

فِىْ مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَاِنَّ اَمَّارَتِىْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ

میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

ف۱ عاشق بیچارہ اپنے راز پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کر کے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا۔ اور مرض عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا"

ف۲ حاصل اس بیت کا اور مابعد کا یہ ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا بلکہ جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اسکی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی پس تیری نصیحت کہ صرف زبانی ہے کیونکر سنوں"

ف۳ حاصل ان ہر سہ بیت کا یہ ہے کہ یہ نا شائستہ کام جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں۔ یہ میرے نفس سرکش کی شامت ہے کیونکہ وہ بسبب اپنی نادانی کے میرے ان سچے ناصح یعنی سفید بالوں کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِىْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور مَیں نے اس کی توقیر نہ رکھی

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّىْ مَا اُوَقِّرُهٗ

اگر میں جانتا کہ مَیں ایسے مہمانِ عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِىْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا مَیں خضاب سے

مَنْ لِّىْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِىْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا

اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّىْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوّت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى

اور نفس تو مانند بچّے کے ہے جب تک اُسے دُودھ پلائے جاؤگے

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

پیے جائیگا اور جب چھوڑا دوگے تو چھوڑ دے گا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور اس کو معزز و محترم نہیں جانتا۔ کاش اگر مَیں جانتا کہ مجھ سے ان سفید بالوں کا حق ادا نہیں ہوگا تو مَیں ان کی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اس کو وسمہ یا خضاب سے چھپاتا اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب سوائے رہبر کے کوئی صورت نجات کی نہیں ۱۲

ف۱ یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گمراہی سے نجات دے مگر آنحضرت صلعم کہ جن کی مدح کرنے میں مَیں مشغول ہوں ۱۲

ف۲ یعنی یہ خیال مت کر کہ نفس بہت گناہ کرنے سے خود بخود اپنی خواہشوں سے ہٹ جائے گا کیونکہ نفس حریص کی مانند جب کہ طعام دیکھتے ہی اسکی حرص زائد ہو جاتی ہے گناہوں سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ مرتکب گناہوں کا ہوتا ہے"

ف۳ بچے کے ساتھ نفس کی تشبیہ دینے سے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ

اس کو اس کی آرزوؤں سے روک اور خبردار اس پر حرص و ہوا کو غالب ہونے دیجیو

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر کہ مانند جانور چرنے والے کے ہے

وَّاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئیں

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ اُس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

اور خوف کر بری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا بُرا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ

اور قصداً دفع کر آنسو اُن آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

... یہ غرض ہے کہ اگرچہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرکش ہے لیکن بچوں کی طرح تعلیم کی صلاحیت رکھتا ہے پس اس کا خیال اچھے کاموں کی طرف ڈالنا چاہئے۔

۱ یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عُجب و ریا تو اسکو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان بدکاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے۔

۲ یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یادِ خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے۔

۳ یعنی تیری آنکھیں جو گناہوں سے پُر ہیں انکو خوفِ الٰہی سے رونے کے ذریعے گناہوں سے روک اور خالی کر کیونکہ سوائے رونے کے کوئی چیز انکو گناہوں سے پاک کرنے والی نہیں ہے۔

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمٍ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

۱ یعنی جیسا عورت بانجھ سے اولاد کا ہونا محال ہے ایسا ہی قول بے عمل کی تاثیر بھی جہان میں محال ہے لہذا ایسے قول سے پناہ مانگنا چاہئے۔

۲ یہ بیت بھی محلِ دعا ہے اسکے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اِذَا سُئِلَ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۳ یعنی میں نے جب تجھ کو نیک نصیحت کی اور خود نہ کیا اور تجھ سے کہا سیدھی راہ چل اور خود نہ چلا تو ایسے قول بے عمل سے کیا تاثیر ہوگی۔

۴ یعنی میں نے اس پنج روزہ زندگی کو غنیمت نہ جانا اور نماز روزہ فرضی کے سوا کوئی عبادت نوافل وغیرہ نہ کی کہ جس میں عاقبت کی بھلائی ہوتی۔

الفصل الثالث

فصل تیسری ہے

فی مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظلمت سنة من احیی الظلام الی

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

ان اشتکت قدماه الضر من ورم

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

وشد من سغب احشاءه وطوی

اور باندھا اور پیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تحت الحجارة کشحا مترف الادم

پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وراودته الجبال الشم من ذهب

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں

عن نفسه فاراها ایما شمم

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

واکدت زهده فیها ضرورته

اور بہت مضبوط کردیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

ان الضرورة لا تعدو علی العصم

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الٰہی پر

۱ یعنی میں نے ایسے ذات مقدس کے راست طریقہ کو چھوڑ دیا جو تمام رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے حتی کہ پائے مبارک ورم کر آتے تھے ۱۲

۲ حاصل اسکا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ انکا جو فاقوں کے باعث اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپکے سامنے سونے کے بن کر آئے آپکو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے لیکن آپنے انکی طرف توجہ نہ کی ۱۲

۳ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جتنی آپکی دنیوی ضرورتیں بڑھتی جاتیں اتنی ہی بلند ہمت سے ان سبھوں کی طرف بے التفاتی زائد ہوتی اس واسطے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر عصمت الٰہی پر کبھی غالب نہیں ہوتی خصوصاً ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دنیا کی طرف کب متوجہ کر سکتی ہے کہ اگر اس عالم میں ظہور نہ فرماتے تو دنیا بھی پیدا نہ ہوتی ۱۲

وکیف تدعو الی الدنیا ضرورة من

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذات اقدس کو

لولاه لم تخرج الدنیا من العدم

کہ اگر نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی

محمد سید الکونین والثقلین

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

والفریقین من عرب ومن عجم

اور جن وانسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نبینا الآمر الناهی فلا احد

ہمارے نبی امر معروف نہی منکر کرنے والے کوئی

ابر فی قول لا منه ولا نعم

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لکل هول من الاهوال مقتحم

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دعا الی الله فالمستمسکون به

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مستمسکون بحبل غیر منفصم

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹی نہیں

۱ یہ بیت محل اجابت ہے اس کو تین مرتبہ پڑھ کر یہ دعا گیارہ مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لِیْ خَیْرًا فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ فَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَهٗ وَیَسِّرْ عَلَیَّ اَسْبَابَهٗ ۱۲

۲ یہ محل اجابت ہے تین مرتبہ پڑھ کر یہ درود خمسہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوةُ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۱۲

۳ یہ بیت محل اجابت ہے اسکے بعد دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَحْبُوْبًا دَآئِمًا فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَلِّغْنِیْ وَبَشِّرْنِیْ فِیْ عُمُرِیْ اِلٰی مِائَةٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً مِّنْ غَیْرِ ضُعْفٍ وَّعِلَّةٍ وَّفَقْرٍ وَّفَاقَةٍ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۱۲

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خُلق میں

وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّ لَا کَرَمٖ

اور دیگر انبیا نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

وَ کُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمٖ

دریا سے ایک چُلّو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَ وَاقِفُوْنَ لَدَیْہِ عِنْدَ حَدِّھِمٖ

اور آپ کے رُوبرُو کھڑے ہونے والے اپنے رتبہ سے

مِنْ نُّقْطَۃِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَکْلَۃِ الْحِکَمٖ

بسبب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَھُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَ صُوْرَتُہٗ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمٖ

پھر حبیب مصطفےٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

؎۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند ایک بڑے بادشاہ کے ہیں اور باقی سب انبیا مانند وزراء کے ہیں جو بادشاہ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے میں کھڑے ہوتے ہیں ۱۲

؎۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت سب صفات حمیدہ ظاہری باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبہ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب معبودیت سے ہے برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا ۱۲

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمٖ

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کہو

وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سُن

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

اور جس قدر چاہے آپ کے رُتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

اَحْیٰی اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمٖ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِہٖ

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَھِمٖ

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

؎۱ حاصل اس کا اور دو بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جملہ صفات حمیدہ جمع ہیں لیکن جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے لگے ایسی نسبت آپ کی شان میں نہ کرنا۔ اس کے سوا جو تیرا جی چاہے نسبت کر کیونکہ انکے اوصاف بیحد ہیں کہ ان کو کوئی بیان نہیں کر سکتا ۱۲

؎۲ اسمیں نصاریٰ کے باطل خیال کا رد ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت کے رتبہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بڑھ کر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے ناظم فرماتے ہیں کہ جو رتبہ ہمارے نبی کو جناب باری نے عطا فرمایا ہے اگر اسکے موافق آنحضرت سے معجزات ظاہر ہوتے تو فقط آنحضرت کا نام لینے سے زندہ ہو جاتے

؎۳ چونکہ آنحضرت صلعم اپنی امت پر بڑے مہربان تھے لہذا احکام شریعت سے ان کو اس قدر مکلف نہیں فرمایا جس قدر اور امتوں پر تکالیف شاقہ رکھی گئی تھیں ۱۲

أعيى الورى فهم معناه فليس يرى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

للقرب والبعد فيه غير منفحم

پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بُعد میں سوائے اپنے فہم کے عجز کے

كالشمس تظهر للعينين من بعد

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صغيرة وتكل الطرف من أمم

اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

وكيف يدرك في الدنيا حقيقته

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں

قوم نيام تسلوا عنه بالحلم

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہُوئے ہے

فمبلغ العلم فيه أنه بشر

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وأنه خير خلق الله كلهم

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وكل آي أتى الرسل الكرام بها

اور جس قدر معجزے تمام انبیا علیہم السلام کو دیے گئے ہیں

فإنما اتصلت من نوره بهم

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

ه۱ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ حضرت کے کمالات کے ادراک سے تمام خلقت عاجز ہے خواہ صحابی ہوں یا غیر جس طرح آفتاب کو دور سے دیکھتے ہیں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ایسے ہی آپ بھی اس قدر انوار الٰہی سے منور ہیں اگر یوں دیکھو تو بشر ہیں اور کمالات میں غور کرو تو عقل حیران ہو جاتی ہے ۱۲

ه۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرت کے کمالات اصحاب کرام باوجود پانے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ کہ بغیر خواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں۔ غایت الامر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولادِ آدم سے ہیں اور سب سے زیادہ ہیں بہتری اور بندگی میں ۱۲

ه۳ اس بیت اور آئندہ کی دو بیت کا حاصل یہ ہے کہ جو معجزات انبیا علیہم السلام سے ظاہر ہوئے نور محمدی کا ثمرہ ہے پس آنحضرت ایک آفتاب ہیں باقی انبیاء مانند ستاروں کے جنہوں نے قبل ظہور نور محمدی کے تاریکی کفر کو حسب مراتب دور کیا اور بعد ظہور دین محمدی کے سب ادیان سابقہ منسوخ ہوگئے اور اس دین کے نور نے تمام عالم کو منور کیا ۱۲

فإنه شمس فضل هم كواكبها

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے ہیں

يظهرن أنوارها للناس في الظلم

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حتى إذا طلعت في الكون عم هداها

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہوگئی

العالمين وأحيت سائر الأمم

جہان میں اور تمام اُمتیں زندہ کر دیں

أكرم بخلق نبي زانه خلق

صلِّ علیٰ! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلقِ عظیم نے

بالحسن مشتمل بالبشر متسم

زینت دی ہے کہ حُسن جُدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جُدا رُوح افزا ہے

كالزهر في ترف والبدر في شرف

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

والبحر في كرم والدهر في همم

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

كأنه وهو فرد في جلالته

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

في عسكر حين تلقاه وفي حشم

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

ه۱ روایات صحیحہ میں ہے کہ آنحضرت صلعم اس قدر حلیم اور خوش خلق تھے کہ اپنے خادموں کو کبھی غصہ نہ فرماتے اگر کسی سے ایذا پہنچتی تو اس سے ہرگز بدلہ نہ لیتے ۱۲

ه۲ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے کسی قسم کا ابریشم آنحضرت کے بدن مبارک سے نازک تر نہیں دیکھا اور کسی کا سوال ہرگز رد نہیں کرتے تھے ۱۲

ه۳ یعنی آنحضرت اگرچہ بہت خلیق اور حلیم تھے مگر دشمن کی نظروں میں ایسے ہیبت ناک معلوم ہوتے کہ مارے خوف کے ان کے اعضا میں رعشہ پیدا ہو جاتا تھا ۱۲

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُرِ مکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جو مٹی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سُونگھے اور چُومے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فصل چوتھی

فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

ا؎ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپکے دانتوں سے ہنستے وقت ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ قریب کی دیواریں روشن ہو جاتی تھیں۔"

۲؎ بعضوں نے لکھا ہے کہ آنحضرت کے مزار مبارک کی مٹی پاکیزہ تر خوشبو سے تھی لیکن اولیائے کرام کے سوا کسی کو وہ خوشبو نہیں معلوم ہوتی۔"

۳؎ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے اپنا دست مبارک میرے رخسار پر پھیرا پس مجھے اسکی ایسی پاکیزہ خوشبو پہنچی کہ اب تک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دوکان پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستے پر گذر فرماتے تھے تو چالیس دن تک اس راستے میں خوشبو پھیلی رہتی تھی۔"

۴؎ حاصل ابن بیت و ابیات آئندہ کا یہ ہے کہ جس روز کہ سرور عالم کے نور نے تاریکی دنیا کو منور فرمایا تو فارس کے بت پرستوں پر متواتر آفات نازل ہونے لگے جیسے نوشیرواں کا محل جو عظیم الشان تھا پھٹ گیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر

كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و مددگار

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سُوکھ گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہُوئے

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہو گیا جیسے سُوکھی مٹی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی اُن انوار سے اور اُن کی آواز سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) چودہ برج گر گئے اور آتشکدہ جو ہزار سال سے جلتا تھا سرد ہو گیا اور نہریں شہر کے پاس کی خشک ہو گئیں اور باشندے شہر کے پیاس سے ہو گئے۔"

ا؎ یعنی آنحضرت کے نور ولادت سے امور عجیبہ ظہور میں آئے کہ آگ میں خاصیت پانی کی اور پانی میں خاصیت آگ کی پیدا ہوئی۔"

۲؎ یعنی آنحضرت کی ولادت اور نبوت کی بشارت جنوں نے بھی لوگوں پر ظاہر کی اور لوگوں سے بھی نبی آخر الزمان کی علامات جو انبیاء سابقین کی کتب میں مذکور تھیں ظاہر ہونے لگیں۔"

عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہوگئے کافر کہ انہوں نے خوشخبریوں کے

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اعلان نہ سُنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ کَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِاَنَّ دِیْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ یَقُمِ

کہ ان کا دین کج ہوگیا ایسا کہ قائم نہ ہوگا

وَبَعْدَ مَا عَایَنُوْا فِی الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے

مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اس کے موافق زمین میں بُت اوندھے ہوکر گر پڑے

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

کَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

اَوْ عَسْکَرٌ بِالْحَصٰی مِنْ رَّاحَتَیْهِ رُمِیْ

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

۱؎ حاصل اس بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ یعنی کفار قریش وغیرہ بسبب اپنی شقاوت کے ان سب علامات سے اندھے اور بہرے بن گئے باوجود اسکے کہ ان کے ہم مشرب نجومیوں نے بھی انکو کہہ دیا تھا کہ یہ دین باطل تمہارے ہرگز قائم نہیں رہنے کے اور ستاروں کا آسمان سے شیاطین کی طرف گرنا اور بتوں کا سرنگوں زمین پر ہونا کہ یہ دونوں آخرالزمان کے علامات سے تھے ان کفار نے ان علامات کی طرف بالکل خیال نہ کیا اور ان کی گمراہی میں رہے ۱۲

۲؎ حاصل بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ولادت کے وقت جب آسمان سے تارے جنات اور شیاطین پر آگ ہو کر برسنے لگے تو وہ مارے خوف کے ایسے بھاگتے تھے جیسے ابرہہ حاکم یمن کا لشکر بھاگتا تھا جو بیت اللہ ڈھانے کو مکہ معظمہ پر چڑھ آئے تھے ابابیلوں نے بحکم الٰہی انکو چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے تباہ کر دیا تھا یا بھاگنا انکا ایسا تھا جیسا کفار قریش

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکنا انتڑیوں سے لقمہ کرنے والی کے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فصل پانچویں

فِیْ ذِکْرِ یُمْنِ دَعْوَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی اُن پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا کَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةٌ

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) واقعہ بدر میں حضرت کی کنکریوں سے بھاگتے تھے وہ کنکریاں حضرت کے دست مبارک سے تسبیح پڑھنے کے ساتھ ایسی گرتی تھیں کہ جیسے حضرت یونس مچھلی کے منہ سے تسبیح پڑھتے باہر نکلے تھے ۱۲

۱؎ روایات مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم ہوا ۱۲

۲؎ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا ۱۲

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

مَیں قسم کھاتا ہُوں سچی کہ چاند شق ہُوا آپ کے معجزے سے

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

اُسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمِ

اور یاد کر اُسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اُس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہوگئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِيَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق رض دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلَى

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وَقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کردیا زرہوں

مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطُمِ

اور چلتوں تہ برتہ سے اور بلند قلعوں سے

ف۱ چونکہ چاند آپکے اشارہ سے دو ٹکڑے ہوا اور آپکے دل مبارک کو جبرئیل علیہ السلام نے چیر کر شہوات نفسانیہ سے پاک صاف کیا پس چاند کو آپکے دل پاک سے ایسی مناسبت پیدا ہوئی کہ اگر کوئی چاند کی قسم کھائے تو اسکی قسم سچی سمجھی جائیگی۔

ف۲ یعنی قسم کھاتا ہوں آنحضرت صلعم اور آپکے رفیق صدیق اکبر رض کی کہ بحکم پروردگار کے غار ثور میں ہجرت کے دن کفار کے خوف سے پوشیدہ ہوئے۔

ف۳ مختصر قصہ یہ ہے کہ جب آپ اور حضرت صدیق اکبر ہجرت کے دن غار ثور میں پہنچے اور کفار نے انکا پیچھا کیا اور ابوبکر صدیق کفار کو دیکھ کر ڈرنے لگے تو آپ کی دعا سے غار کے دروازے پر مکڑی نے جالا تانا اور وہاں دو درخت پیدا ہوگئے کبوتر نے گھر بنا کر انڈے دیئے کفار یہ امور دیکھکر کہنے لگے کہ اگر اس غار میں کوئی جاتا تو یہ جالا اور کبوتر کے انڈے سلامت نہ رہتے یہ سمجھ کر واپس ہوگئے اور آپ نے سلامتی سے مدینہ کو مشرف فرمایا۔

مَا سَامَنِيَ الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهِ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے آپکی پناہ لی

إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

اور حمایت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهِ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

بخشش کو اس دست مبارک کے جو بہتر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهِ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا

ف۱ جاننا چاہئے کہ جیسے آنحضرت آپکے حیات میں ہر دو جہاں کا مالک ہے اسی طرح بعد انتقال کے بھی اس کا اثر باقی ہے۔

ف۲ روایات مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت کو شروع میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہوجاتا تھا اور حضور کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔

ف۳ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے۔

آیَاتُهُ الْغُرُّ لَا یَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَیْنَ النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

کَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ[1]

بارہا اچھے ہوگئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ[2]

رہا ہوگئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دستِ مبارک کے

وَاَحْیَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ[3]

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہوگیا

حَتّٰی حَکَتْ غُرَّةً فِی الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

اور سفید روشن ہوا اُس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَیْبًا مِّنَ الْیَمِّ اَوْ سَیْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

اُس ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک رو پانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

[1] قتادہ بن نعمان سے مروی ہے کہ جنگِ بدر میں آپکی حفاظت کے واسطے آپکے سامنے سپر ہو اتھا کہ ناگاہ میری آنکھ کفار کے تیر سے نکل پڑی حضور کو جب معلوم ہوا تو اس آنکھ کو آپ نے اپنی جگہ پر رکھا اور دعا کی۔ اللہ نے شفا دی ۱۲

[2] حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ میرا لڑکا مجنوں ہو گیا ہے آپ دعا کرو آپ نے دعا کی تو ایک سیاہ چیز کتے کے پلے کی مانند اُس نے قے کی شفا پائی ۱۲

[3] انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم خطبہ پڑھتے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئیں اور ندیاں سوکھ گئے اور گھاس کا زمین پر نشان نہیں رہا آدمی اور جانور تباہ ہوئے جاتے ہیں آپ بارش کیلئے دعا کریں پس آپ نے دعا کی فوراً ہر طرف سے ابر جمع ہوا اور اسقدر آٹھ روز تک برسا کہ زمین غرق ہو گئی پس دوسرے جمعہ میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مکانات ہمارے کثرتِ بارش سے گرے جاتے ہیں پھر آپ نے دعا فرمائی تو ابر بالکل کھل گیا اور آفتاب نکل آیا ۱۲

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ[1]

مجھے وصف بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمُ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہوجاتی ہے پرونے سے

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ[2]

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں کہ

قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قدیم معنے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

[1] حاصل اس بیت کا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ معجزات آپکے ہر شخص پر ظاہر ہیں بیان کی ضرورت نہیں لیکن اس بیان سے اپنے کلام کی زینت مقصود ہے ۱۲

[2] حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیاتِ کلام کریم جن کو خداوند رحیم نے ہر وقت کے مصلحت کے مناسب وقتاً فوقتاً لوح محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار الفاظ و معانی کے قدیم ہیں کیونکہ یہ قرآن مجید اس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانہ خاص سے تعلق نہیں رکھتے اور حال قیامت اور احوال پہلی امتوں سے خبر دار کرنے والے ہیں

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا

نہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِّنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزوں سے فائق ہیں کہ اُن کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَهٍ

قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں

لِّذِي شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمِ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہُوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحُرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

۱؎ یعنی یہ آیات جملہ کتب سماوی پر جو سابقین انبیاء کرام پر نازل ہوئی ہیں فوقیت رکھتے ہیں کیونکہ انکے احکام بسبب اس کلام پاک کے منسوخ ہو گئے ہیں ۱۲

۲؎ یعنی جو کوئی آدمی انکار سے برکنار و علیحدہ ہو کر اس کلام کی خوبیوں میں غور کرے تو اسکو اس کلام پاک میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے بعد یکسی اور دلیل کی اسکو ضرورت پڑے ۱۲

۳؎ یعنی جس شخص نے اس کلام پاک سے معارضہ کیا انجام کار اپنے عجز کا اقرار کیا ہے اور اسکی بلاغت کا قائل ہُوا ۱۲

۴؎ یعنی جیسا مرد غیرت دار اپنی اہل کی عزت و حرمت کو غیروں سے بچاتا ہے ایسا ہی اس کلام پاک کی فصاحت و بلاغت بھی ہر معارض کے دعویٰ کو باطل کر دیتی ہے ۱۲

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا

پس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

اُن عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں مَیں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تو بڑے نصیب والا ہے خُوب مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظَى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ آیاتِ کریمہ حوضِ کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

گنہگاروں کے جو ہوگئے کالے مانند کوئلوں کے

۱؎ حاصل اس بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اس کلام پاک کے جملہ معانی دریا کے گوہروں سے بھی بے بہا ہیں اور اسکے عجائبات بھی ہر کسی کے احاطۂ تقریر و تحریر میں نہیں آسکتے اور کسی کا دل اس کلام پاک کے بار بار تلاوت کرنے سے نہیں گھبراتا ۱۲

۲؎ امام باجی نے لکھا ہے کہ جس شخص کے سینہ میں یہ کلام پاک موجود ہوگا ہرگز آگ دوزخ کی اسکو نہ جلائے گی ۱۲

۳؎ جیسے حوض کوثر قیامت کے دن گنہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتشِ دوزخ سے سیاہ ہونگے روشن کریگا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جو کدورت نفسانی سے سیاہ ہوجاتے ہیں منور کر دیتا ہے ۱۲

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا

تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے

تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ آب شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُونِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے درپے

۱ یعنی جیسے پل صراط اور میزان قیامت کے دن مومنوں اور کافروں میں فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام پاک بھی حق کو ناحق سے جدا کر دیتا ہے۔۱۲

۲ یعنی یہ تعجب کی بات نہیں کہ کفار اس کلام پاک کی خوبیوں کا انکار کریں کیونکہ ان کا انکار شک سے نہیں بلکہ محض غلبہ حسد اور انکی نفسانی خواہشوں کی شامت سے ہے اور اس بات سے انکی قرآن کریم کی عظمت میں کچھ نقصان نہیں آتا جیسے دردرسیدہ آنکھ سورج کو نہیں دیکھ سکتی اور بیمار کا منہ آب شیریں سے انکار کرتا ہے لیکن نہ اس سے آفتاب میں نقصان پایا جاتا ہے اور نہ آب شیریں میں۔۱۲

۳ چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خطاب کرکے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگوں کے پیشوا اے گمراہوں

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور اے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَّمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت گننے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّيْلًا اِلٰى حَرَمِ

سیر فرمائی تم نے ایک شب حرم مکہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً

اور ترقی کئے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

رتبہ کو جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلٰى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

کے راہنما اے دونوں جہاں کے نعمت عظمیٰ تیری ذات مقدس نے معراج کی رات میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ظلمت شب کو منور کر دیتا ہے۔۱۲

۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو ایسے مقام قرب الٰہی پر تشریف فرما ہوئے کہ اس مقام کو نہ کوئی ادراک کر سکتا ہے اور نہ کوئی اسکی طلب کی جرأت رکھتا ہے۔ شب معراج بقول اکثر ۲۷ شب ماہ رجب ہے۔۱۲

۲ مدارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ حضرت صلعم نے جملہ انبیا کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی اور ہر ایک پیغمبر اپنے اپنے منازل تک حضرت کے ہمراہ رہے چنانچہ آدم آسمان اول تک اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے تک اور یوسف تیسرے تک اور ادریس چوتھے تک اور ہارون پانچویں تک اور موسیٰ چھٹے تک اور ابراہیم ساتویں تک بعد اسکے آنحضرت ایسے مقام عالی پر مشرف ہوئے کہ اسکی طرف کسی نبی مرسل کو طاقت بڑھنے کی باقی رہی نہ ملائکہ مقربین کو۔۱۲

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور اُن میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

اور گذرے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ

اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

۱ حاصل دونوں بیتوں کا یہ ہے کہ ہر عبد مقرب کے مقام سے بالاتر مقام پر پہنچے آنحضرت صلعم جس سے آپ مخصوص ہوئے حتیٰ کہ بہرہ ور ہوئے ایسی ذات سے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور مطلع ہوئے ایسے راز پر جس سے کوئی خبردار نہیں ۱۲

۲ یعنی فراہم کیا آنحضرت نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں اور کوئی نہ تھا

۳ یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت سے مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی ۱۲

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

اے گروہِ اسلام تم کو بہت بشارت ہو کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا تم کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِيْ ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ

دشمنوں کے دل ڈرا دیئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر معرکہ میں

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہے نیزوں پر

۱ ناظم رہ آپ کے کمالات کے بیان کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم گروہ اسلام پر خداوند تعالیٰ کی بڑی عنایت یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کا دین متین قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا ۱۲

۲ یعنی خداوند تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو جملہ انبیاء پر فضیلت بخشی ہے تو ضرور ان کی امت بھی اور امتوں پر فضیلت رکھنے والی ہے چنانچہ آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ اس پر دال ہے ۱۲

۳ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ پر خداوند تعالیٰ کی یہ بڑی مدد ہے کہ مجھے کفار مہینوں کے راستوں سے ڈرتے ہیں ۱۲

۴ یعنی آنحضرت نے کفار کو غزوات میں اس قدر مقتول کیا کہ کفار زمین پر ایسے بے حس و حرکت معلوم ہوئے جیسے قصابوں کے تختوں پر گوشت پڑا معلوم ہوتا ہے ۱۲

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

راتیں گذرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَا قَرِمِ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر سے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

١ یعنی کفار کو زمین پر رہنا دشوار تھا اور اس آرزو میں تھے کہ کاش کہ اگر ہم وہ ٹکڑے گوشت کے ہوتے جو پرند جانوروں کے چنگلوں میں ہوتے ہیں تو البتہ اس عذاب سے رستگاری پاتے ۱۲

٢ یعنی حضرت صلعم کے خوف سے ایسے بے حس ہوگئے تھے کہ رات دن کا شمار بھول جاتے مگر محرم و رجب و ذی القعدہ و ذی الحجہ ان چار ماہ میں آرام پاتے کیونکہ اوائل اسلام میں ان چار ماہ میں قتال کرنا حرام تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہوگیا ۱۲

٣ یعنی اسلام بہمراہی اصحاب کرام کفار کے نزدیک ایسا مہمان بن کر آیا کہ انکے گوشت کا بھوکا تھا ۱۲

٤ یعنی جب صحابہ کبار حضرت کے ہمراہ کفار کے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریا موج زن نظر آتے تھے ۱۲

٥ حاصل بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اصحاب (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ

یہاں تک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پوچھ کافروں کے صدمے پہنچانے کی خبر

مَاذَا رَأٰى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر معرکہ میں

فَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ اُحد کا حال پُوچھ

فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

الْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے

مِنَ الْعِدَا كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرام مقبول درگاہ مجیب الدعوات تھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے بسبب ان کی سعی کے کمال ضعف کے بعد قوت پائی اور ان کے ساتھ بھائی چارہ کر لیا ۱۲

١ مراد باپ سے حضرت ابراہیم ہیں کیونکہ ابتدا اسلام کی ان سے ہی چنانچہ آیۂ کریمہ ملۃ ابیکم ابرھیم اسی پر دال ہے اور شوہر سے مراد حضرت صلعم ہیں کیونکہ آخر الامر حضرت اسلام کے معین و مددگار ہیں ۱۲

٢ یعنی صحابہ کرام پہاڑ کے مانند لڑائیوں میں ثابت الاقدام تھے اور دشمنوں کو اُن سے سخت مصیبتیں پہنچی ہیں حالات انکے بدر و احد و حنین وغیرہ سے دریافت کرنا چاہئے ۱۲

٣ یعنی جب دشمنوں کی کھوپریوں پر تلواروں کو مارتے تھے تو تلواریں ان کی طرف سرخ رنگ ہو کے لوٹتی تھیں ۱۲

وَالْکَاتِبِیْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

اَقْلَامُھُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

کسی حرف جسم کو بے نقط ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاکِیْ السِّلَاحِ لَھُمْ سِیْمَا تُمَیِّزُھُمْ

اُن کے ہتھیار کبھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیْمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

یُھْدِیْ اِلَیْکَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَھُمُ

ان کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِیْ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

کَاَنَّھُمْ فِیْ ظُھُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس ہیں درخت اگے ہیں

مِنْ شِدَّۃِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّۃِ الْحُزُمِ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاْسِھِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَھْمِ وَالْبُھَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

١ یعنی جب کوئی کافر صحابہ کا مقابلہ کرتا تھا تو اُنکے نیزوں سے ہرگز بچ کر نہ جاتا تھا ۱۲

٢ یعنی اگرچہ صحابہ بھی دشمنوں کے مانند ہتھیار باندھنے والے تھے لیکن ان دونوں میں یہ امتیاز تھا کہ صحابہ کے ہدایت اور سعادت کے ہتھیار ہمیشہ کھلے ہوتے تھے جیسا کہ گلاب بھی ببول کے درخت کے مانند کانٹے رکھتا ہے لیکن جو بات گلاب میں ہے ببول میں نہیں پائی جاتی ۱۲

٣ یعنی جیسے گلاب کے پھول کی کلیاں اپنے غلاف میں ہوتی ہیں لیکن ہوا ان کی خوشبو کو ہر طرف پھیلاتی ہے ایسا ہی جب صحابہ زرہ وغیرہ پہنتے تھے تو انکی فتحمندی کی خوشبو اسلام کے دماغ کو معطر کر دیتی تھی ۱۲

٤ یعنی اس قدر اہل اسلام کا خوف دلوں میں پہنچا تھا کہ بکری کے بچہ کو بھی سوار بہادر جان کر بھاگ جاتے تھے ۱۲

وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ نُصْرَتُہٗ

اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

اِنْ تَلْقَہُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِھَا تَجِمِ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمِ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ

اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ

جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستان میں

کَمْ جَدَّلَتْ کَلِمَاتُ اللّٰہِ مِنْ جَدِلٍ

کلمات الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِیْہِ وَکَمْ خَصَمَ الْبُرْھَانُ مِنْ خَصِمِ

آپ کی شان میں اور بہت برہان الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

کَفَاکَ بِالْعِلْمِ فِی الْاُمِّیِّ مُعْجِزَۃً

تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ اُمّی کو زمانۂ

فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَالتَّاْدِیْبِ فِی الْیُتُمِ

جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

١ یعنی آنحضرت کے اصحاب ایسے مقربان بارگاہ رسول ہیں کہ اگر انکی شجاعت کا خوف کافروں پر غلبہ کرے زمین آسمان کفار کی آنکھوں میں تیرہ و تار نظر آئے تو تعجب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت اور اصحاب کرام سے شیر بھی ڈرتا ہے چنانچہ ابن عمر نے لوگوں کے اژدحام کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ شیر نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا ہے ابن عمر گھوڑے سے اترے اور شیر کے کان پکڑ کر کہا کہ تو مخلوق کو ایذا پہنچاتا ہے خبردار اس جنگل میں اگر رہنا ہو تو پھر کسی کو تکلیف نہ دینا شیر یہ بات سنکر جنگل کو چلا گیا اپنا سر جھکا کر ۱۲

٢ ناظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دوستدار آنحضرت ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے اور دشمنان دین ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں گے ۱۲

٣ حاصل یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں یہ عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بے خبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم امی اور یتیم تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فصل نویں

فِیْ طَلَبِ مَغْفِرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ شَفَاعَۃٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَدَمْتُہٗ بِمَدِیْحٍ اَسْتَقِیْلُ بِہٖ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے دولتمند کی

اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ

کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

کَاَنَّنِیْ بِہِمَا ہَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے ہیں جوان ہوں چارپایوں میں

اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فَیَا خَسَارَۃَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِہَا

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین و آخرین اور آداب و اخلاق و نصائح و حکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض تعلیم علام الغیوب ہے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی عاقل کو گنجائش شک کی نہیں ہے ۱۲

۱ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی مدح و ثنائے اور خدمتگذاری اہل دنیا میں کی اب مستحق عذاب کا ہوا پس اسکی تلافی یہی ہے کہ مدح سرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریعہ اپنی نجات کا کروں اور حق تعالیٰ سے بخشش مانگوں تا عقوبت میرے گناہوں کی مبدل برحمت الٰہی ہو جائے اور عذاب سے رستگاری ہو ۱۲

۲ حاصل یہ کہ نفس کی شامت سے طمع دنیا میں اہل دنیا کی مدح و ثنا میں گرفتار ضلالت ہوا اور سوائے حسرت و ندامت کے میں نے کچھ حاصل نہ کیا ۱۲

۳ نفس کو لائق تھا کہ دین کو اختیار کرتا اور اہل دنیا کی طرف مشغول نہ ہوتا لیکن اپنی جبلی گمراہی کے سبب خواہش دنیا کی اور آخرت کو مفت تباہ کر دیا ۱۲

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْہُ بِعَاجِلِہٖ

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

یَبِنْ لَّہُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّ فِیْ سَلَمِ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آیندہ میں

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَہْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا

مِّنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدًا وَّہُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

محمد ہے اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَّ اِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھیرے بے توقیر

۱ دین کو بعوض متاع قلیل دنیا کے بیچنے میں سوائے حرمان و خسران کے کچھ حاصل نہیں عاقل وہی ہے کہ دنیا کو مزرع آخرت سمجھے یہاں جتنی خیر و طاعت کریگا آخرت میں اتنا ہی فائدہ پائے گا ۱۲

۲ حاصل یقین یہ ہے کہ گو میں اپنے گناہوں کے سبب ناامید نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ گناہوں سے پیمان اسلام کا جو آنحضرت سے میں نے کر لیا ہے ٹوٹا نہیں اور امید شفاعت بروز قیامت کی منقطع نہیں ہوئی بلکہ اس سبب سے کہ میرا نام محمد ہے اتفاق کرامت کا مجھ کو اوروں سے زیادہ ہی یقیناً جانتا ہوں کہ آپ پاس ہمنامی کے میرے حق میں شفاعت خاص فرمائینگے ۱۲

۳ حاصل یہ کہ اگر میری شفاعت کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن رحم نہ فرمائینگے تو بڑی ذلت و خواری ہوگی ۱۲

۴ حاصل یہ کہ اللہ سبحانہ نے آپ کو اس سے پاک و منزہ کیا ہے کہ امیدوار مکارم اخلاق آنحضرت صلعم محروم رہے یا جو انکے سایہ عنایت و حمایت میں آ گیا ہے اور ذلیل و خوار ہو آں جناب اسکے حال پر توجہ نہ کریں ۱۲

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ

اور میں نے جبسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کرلیا ہے

وَجَدْتُهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کہنے میں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِيْ ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

۱؎ حاصل یہ کہ میں تو مداح بادشاہ رسالت ہوں اور خزائن آسمان و زمین کے آنجناب کے قبضہ میں ہیں اور میرا مدح گرنا محض بناپر اخلاص و محبت و ایمان کے ہے پس میں محروم نہ رہوں گا اور دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات پاؤنگا۔"

۲؎ حاصل ان دونوں بیت کا یہ ہے کہ آپکی بخشش و عطا عام ہے کوئی اس سے بے نصیب نہیں ہر شخص بقدر اپنے حوصلہ کے پاتا ہے اور میرا مقصود آپ سے عطائے دنیا نہیں جیسا کہ زہیر شاعر نے ہرم کی مدح و ثنا میں حاصل کی بلکہ میں تو آپ کی عنایت و مرحمت سے آخرت کی نعمتیں اور قرب و منزلت چاہتا ہوں۔"

۳؎ حاصل یہ کہ اے بزرگترین کائنات کے سوائے تیری ذات پاک کے کوئی ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ دے اور وقت پیش آتے حادثات و بلیات کے دامن شفاعت میں چھپادے۔"

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ چاہے گا میری شفاعت کا

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو اُلٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو بر لائیو

۱؎ حاصل ہر دو بیت کا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو حکم سزا کا دیگا اس وقت مجھ کو آپ دامن شفاعت میں چھپاویں اور شدائد و اہوال قیامت سے رہائی بخشیں تو آپکی بخشش سے کچھ بعید نہیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ کے وجود باجود سے جلوہ گر ہوئی ہے اور آپ کا علم جمیع اشیا کو محیط ہے جو لوح محفوظ پر زبان قلم سے برآمد ہوئے ہیں۔"

۲؎ حاصل یہ کہ کبائر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے مثل صغائر کے ہیں پس ناامیدی اس کی رحمت عام سے گنجائش نہیں رکھتی ہے وہ فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا۔

۳؎ حاصل یہ کہ نزول رحمت رب بقدر معصیت کے ہوسکتی ہے تو جس کے گناہ بہت ہوں وہ مستحق زیادہ رحمت کا ہے۔"

۴؎ ناظم کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار امید نجات کی قیامت میں تیری جناب پاک سے ہے امیدوار ہوں کہ ساتھ خیبت و ہلاکت کے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ

صَبْرًا مَتٰی تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمِ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً

اور درود وسلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

اور سب آل واصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوے

اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَّعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبًا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ

اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نغموں سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
منقلب ہو جائے اور
دستاویز حسن ظن رحمت عالم
کی جو میرے ہاتھ ہے دریدہ
و پارہ نہ ہو اور بندہ گنہگار
امید لطف و عنایت کی دنیا و
آخرت میں تجھی سے رکھتا ہے
کیونکہ سختیوں اور بلاؤں پر
صبر و تحمل نہیں کر سکتا ہے"
لے چونکہ ختم کلام کا اوپر
درود آنحضرت صلعم کے موجب
حسن خاتمہ ہے اور باعث
قبولیت دعا کا ہے اس
لئے ناظم رحمہ اللہ کہتے ہیں
کہ اے پروردگار عالمیاں
اپنی رحمت کاملہ کی بدلیوں
کو جب تک کہ باد صبا درخت
بان کی شاخوں کو ہلائے
اور شتربان اونٹ کو اپنی
نغمہ سرائی سے طرب و نشاط
میں لاوے آنحضرت صلعم اور
انکی اہل بیت اور یاروں
اور پیروی کرنے والوں پر
کہ وہ اصحاب تقوی و
طہارت ہیں نازل کر ہمیشہ
مثل باراں کے برستی رہیں
اور تا قیام قیامت منقطع
نہ ہوں"
سے اس قصیدہ متبرکہ کے
برکات سے یہ ہے کہ اس قصیدہ
کی ابتدا بصورت امن ہے
اور انتہا بصورت طرب و عیش
(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اُس کے پڑھنے والے کی

سَاَلْتُكَ الْخَیْرَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
ونعم کے واقع ہے اور
قاریان قصیدہ کو خوشخبری
ہے کہ ہمیشہ دارالامن عاطفت
مصطفوی میں رہیں اور
درد و شدائد اور رنج و
مصائب دنیا و آخرت
سے مامون و محفوظ اور
عیش و طرب و نعم میں
مشمول و محفوظ رہیں
فقط"